السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہم نے جن اور انسان کو اپنی عبدیت کے لیے پیدا کیا۔ تو پھر کیا وجہ کہ اس کے خلاف بہت کچھ ہو رہا ہے کیوں نہیں علت نمائی کا پورے طور پر ظہور ہوا۔ ؟ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جن وانسان کی غرض وغایت اگرچہ عبدیت اور عبادت ہے۔ مگر فعل پر جو غایت مرتب ہوتی ہے کبھی وہ اختیاری ہوتی ہے اور کبھی غیر اختیاری۔ ثانی الذکر چونکہ طبعی شئے ہے اس لیے سنت اللہ کے مطابق دو ضرور مرتب ہوتی ہے اور اولی الذکر کے متعلق خدا نے بندے کو اختیار دیا ہے۔ اس لیے اگر وہ اپنا اختیار موافق کرے یا خلاف برتے ہر طرح برت سکتا ہے اور اسی قسم کا اسی پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ مثلاً عبدیت اور عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، اگر اس نے ایسا عمل کیا جو عبدین اور عبادت کی قسم سے ہے تو اس کی پیدائش کی غایت حاصل ہوگئی اگر اس نے اس کے خلاف عمل کیا تو غایت فوت ہوگئی اور اسی لیے وہ مجرم کہلایا اور خدا پر ناکامی کا الزام اس لیے نہیں آسکتا کہ خدا ہی نے خود بندے کو اختیار دیا ہے۔ ہاں اگر خدا بندے کو اختیار نہ دیتا تو پھر خدا پر ناکامی کا الزام آسکتا تھا، اب نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص138

محدث فتویٰ